رسید تحائفِ احباب

مجلّہ فقہ اسلامی کے قارئین اور ہمارے بعض محبین نے حسب ذیل علمی تحائف ہمیں بھیجے ہیں ہم اپنے ان احباب کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے دعاء گو ہیں کہ وہ مرسلین کو اجر جزیل سے سرفراز فرمائے (آمین) (واضح رہے کہ یہ تحائف کی وصولی کی رسید ہے کوئی تبصرہ نہیں اور نہ ہم خود کو کسی تبصرہ کا اہل خیال کرتے ہیں)۔ مجلس ادارت۔

اس بار موصول ہونے والے تحائف میں ایک تحفہ جناب سید علی کاظمی صاحب کی مرتب کردہ کتاب ''مجموعہ رسائل افطار و توقیت'' کا ہے۔ یہ مجموعہ الصابر یہ ٹرسٹ لاہور نے شائع کیا ہے۔ ۱۹۲صفحات پر مشتمل اس مجموعہ میں حسب ذیل عنوانات اور رسائل شامل ہیں۔ رسالہ مغربیہ، اتمام الصیام، تحقیق وقت افطار، تبلیغ القوم، تاجِ توقیت، التحقیق العجیب۔ کتاب کا مقدمہ جناب پروفیسر محمد معروف نے لکھا ہے۔ کتاب کا محور یہ ہے کہ روزہ افطار کرنے کا شرعی وقت وہ نہیں جس پر اس وقت عوام عمل پیرا ہیں بلکہ اس کا اصل وقت اتمو الصیام الی اللیل کے مطابق اس کے بعد ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں:۔ ایک سورج کا حقیقی غروب ہے اور ایک شرعی غروب، سورج کے حقیقی غروب پر روزہ کا افطار جائز نہیں بلکہ شرعی غروب پر افطار کا حکم ہے۔ حقیقی غروب تو مغربی افق پر سورج کا آنکھوں سے اوجھل ہو جانا ہے اور شرعی غروب سے مراد سورج کے اوجھل ہونے کے بعد اس کی شعاعیں جو مشرقی افق پر لگ رہی ہوتی ہیں ان کا ختم ہونا ہے تو جب سورج کی ٹکیہ چھپ جانے کے بعد اس کی شعاعیں جو سرخی کی صورت میں مشرقی افق پر نظر آرہی ہوتی ہیں وہ ختم ہو جائیں گی اور مشرقی افق پر سیاہی چھا جائے گی تو یہ رات ہوگی۔ اس وقت روزہ افطار کرنا جائز ہوگا اور یہی ہمیں قرآن نے حکم دیا ہے کہ اتموا الصیام الی اللیل رات تک روزے پورے کرو۔

زیر نظر مجموعہ رسائل میں اس رائے کی تائید میں جن بزرگ علماء کے اقوال اور ان کی مفصل تحریریں پیش کی گئی ہیں ان میں خواجہ محمد قمر الدین سیالوی، خواجہ احمد میروی، میاں سید نور الحسن شاہ بخاری، پروفیسر محمد ظفر الحق بندیالوی، علامہ عطا محمد بندیالوی، صاحبزادہ مفتی بشیر احمد شامل ہیں۔ جناب معروف صاحب کا خیال ہے کہ روزہ افطار کرنے کا صحیح وقت غروب آفتاب (حقیقی) کے دس سے پندرہ منٹ بعد

☆اذا مت عطشانا فلا نزل القطر......دنیا پسِ مرگِ من، چہ دریا چہ سراب!

ہے۔ جبکہ لوگ غروب حقیقی پر ہی افطار کر رہے ہیں۔ انہوں نے بازار میں موجود سحر وافطار کے نقشوں پر بھی تنقید کی ہے کہ یہ نقشے بھی کسی عالم کے مرتب کردہ نہیں ہوتے اور نہ ریڈیو ٹی وی پر اعلانات کسی عالم ومفتی کے قول پر ہوتے ہیں۔

ہماری دانست میں یہ مسئلہ اہم بھی ہے اور قابلِ غور ونقاش بھی، اہل علم کو اس پر ایک فقہی کانفرنس منعقد کرنی چاہئے اور اس میں اس عنوان پر ہر مکتب فکر کے لوگوں کو جمع کرنا چاہئے پھر ان کے سامنے مسئلہ کے تمام پہلوؤں پر گفتگو کر کے تفہیم مسئلہ کے بعد ان سے اظہار رائے کی درخواست کی جائے، ان کی آراء کو محفوظ کیا جائے اور اس طرح ایک اجتماعی اجتہاد کی صورت پیدا کی جائے۔ یہ کام الصابریہ ٹرسٹ بھی کر سکتا ہے، پروفیسر منیب الرحمٰن صاحب کی مجلس فقہی بھی کر سکتی ہے اور کوئی دوسرا بڑا ادارہ بھی جسے اس طرف توجہ ہو جائے۔

پروفیسر معروف صاحب سے گزارش ہے کہ عوام الناس اس مسئلہ کی باریکی کو نہیں سمجھیں گے لہٰذا اسے عوامی مسئلہ نہ بننے دیں ہاں البتہ جس طرح لوگ ماہ صیام میں کیلنڈر شائع کرتے ہیں اسی طرح آپ خود ایک ایسا کیلنڈر مرتب فرمائیں جو غروب شرعی کے حساب سے پورے سال کا ہو کیونکہ افطار کا مسئلہ صرف ماہ رمضان کے ساتھ خاص نہیں بلکہ سال بھر لوگ نفلی روزہ، قضا کے روزے، نذر کے روزے وغیرہ رکھتے ہیں۔ اب ہر شخص تو گھر کی چھت پر چڑھ کر غروب حقیقی وشرعی کا فرق تلاش نہیں کر پائے گا خصوصاً شہری زندگی میں یہ اور بھی دشوار ہے۔ لہٰذا آپ ایک ایسا کیلنڈر مرتب فرمائیں جو سال بھر کا ہو۔ اور اس کیلنڈر پر مختلف مکاتب فکر کے متعدد مفتیان کرام کی تصدیقات بھی لے لیں تاکہ لوگ اسے قابل اعتبار خیال کریں اور اس پر عمل کرنے میں انہیں کوئی تردد نہ ہو۔ اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کو اس کار خیر پر اجر جزیل عطا فرمائے۔ (آمین)

زیر نظر مجموعہ رسائل علماء کے مطالعہ کی چیز ہے۔ شعبہ نشر واشاعت الصابریہ ٹرسٹ اتفاق ٹاؤن ہنجروال ملتان روڈ لاہور کے پتہ پر جناب سید محمد سعید کاظمی صاحب کو خط لکھ کر حاصل کیا جا سکتا ہے اس کی قیمت اگرچہ ۳۰۰ روپے درج ہے تاہم امید ہے کہ اس میں کچھ رعایت بھی ہوگی۔ عین ممکن ہے کہ علماء کرام کو یہ بلا قیمت ہدیۃً ہی مل جائے ”کہ بر کریماں کارہا دشوار نیست“۔

دوسرا تحفہ ہمارے دیرینہ کرم فرما بزرگ دوست جناب مولانا محمد ابراہیم فیضی صاحب کا عطا

☆......پس از من گو جھان را آب گیرد......☆

کردہ ہے اور وہ ہے۔ سیرت طیبہ پر ان کی ایک اور کتاب کا تحفہ جس کا نام انہوں نے ''حیات طیبہ مسند امام احمد بن حنبل کی روشنی میں'' رکھا ہے۔ اس سے قبل وہ سیرت پر جو کتابیں لکھ چکے ہیں یا ترجمہ کر چکے ہیں وہ حسب ذیل ہیں:۔

رسول اللہ ﷺ کا حسنِ تبسم، ہم رکابِ رسول ﷺ، ناموں کے بارے میں اسوۂ رسول ﷺ، عہد رسالت اور عہد صحابہ کی علمی سرگرمیاں (ترجمہ)، رسول اللہ مکہ اور مدینہ میں (ترجمہ)، **علموا اولادکم محبة رسول اللہ** ﷺ، **علموا اولادکم محبة آل بیت النبی** ﷺ، نظامِ حکومت نبویہ، بدر الکبری، مولانا فیضی علم دوست شخصیت ہیں بچپن سے لکھ رہے ہیں اور آپ نے فدویانہ طور پر لکھ لکھ کر بڑے لوگوں کو بڑی شخصیات بنایا ہے۔ جن میں کئی نامور مصنف، مؤلف، عالم، مفتی اور پروفیسر شامل ہیں۔

مذکورہ بالا کتب ان کتب کے علاوہ ہیں جن کا ترجمہ حضرت نے کیا مگر وہ شائع کسی اور کے نام سے ہوئیں۔ یا کتاب آپ نے لکھ کر کسی کو ہبہ کر دی اور اس کے نام سے چھپ گئی۔ شرح صحیح مسلم اور تبیان القرآن کی نظر ثانی کی جو خدمت آپ کئی سال تک انجام دیتے رہے اور اس کا جو انجام ہوا اس کا کوئی ذکر نہیں کہ وہ کارِ خیر فی سبیل اللہ تھا، رہا اور ختم ہوا۔ بہر کیف عالم شباب و زمانۂ مریدی کے سارے کارناموں پر مولانا کے دورِ پیری کی زیر نظر کتاب بہر صورت بھاری ہے۔

فیضی صاحب پر اللہ کی خاص رحمت اور غالبًا جنابِ رسالت مآب ﷺ کی خصوصی نظرِ عنایت ہے کہ ہر سال مدینہ طیبہ کی حاضری سے مشرف ہوتے ہیں۔ سیرت طیبہ پر آپ کی تازہ دلآویز تالیف ۷۲۸ صفحات پر مشتمل ہے۔ پیش گفتار میں جناب سید عزیز الرحمٰن صاحب نے لکھا ہے کہ ''زیر نظر کتاب محدثانہ اسلوب پر علمی کاوش و تحقیق کی نمائندہ، مستند اور مضبوط روایت کے طور پر سامنے آئی ہے۔'' کتاب جہاں، دیدہ ریزی، بلند ہمتی، جفا کشی اور نکتہ رسی کی عمدہ مثال ہے وہیں اس کتاب کے مندرجات سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ محدثانہ منہج سیرت نگاری ہو یا اہل سیرت کا مروج اسلوب، یہ مباحث زیادہ تر نظری ہیں عملاً دونوں صورتوں ہی میں مباحث و بیانات سیرت میں کوئی فرق واقع نہیں ہوتا۔ جو کچھ اہل سیر اپنی روایات کی روشنی میں بیان کرتے ہیں کم وبیش وہی سب کچھ مسند امام احمد بن حنبل کی روشنی میں مولانا ابراہیم فیضی نے بیان کر دیا ہے۔ اور اس عمدگی کے ساتھ کہ کہیں ایک لفظ تو کیا ایک حرف بھی اپنی جانب سے شامل نہیں کیا۔'' گو کہ اس تحریر کا آخری جملہ ہماری فہم ناقص میں نہیں آسکا، تاہم سید صاحب

نے جو لکھا ہے ٹھیک ہی لکھا ہو گا۔ معرفت کی ایسی باتیں ہمیں ویسے بھی کہاں سمجھ میں آتی ہیں۔

کتاب ماشاء اللہ بڑی ہی عالمانہ و فاضلانہ ہے، تاہم فیضی صاحب نے زبان و بیان میں عام قاری کو پیشِ نظر رکھا ہے۔ ورنہ اکثر کتب علماء کی طرف سے علماء ہی کے لئے لکھی جاتی ہیں۔ اور لکھے موسا پڑھے خود آ، (یا لکھے موسیٰ پڑھے خدا)، کا مصداق ہوتی ہیں، اور علماء کی لائبریریز کی زینت بنتی ہیں، چونکہ یہ شوال اور عید الفطر کا مہینہ ہے اس لئے ایک اقتباس عید کے حوالے سے اس کتاب کا پیش خدمت ہے: ''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت ابو بکر میرے ہاں آئے، عید الفطر یا عید الاضحیٰ کا دن تھا رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف فرما تھے، دو بچیاں دف بجا رہی تھیں، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے انہیں ڈانٹا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمیں اسی طرح رہنے دو، ہر قوم کی عید ہوتی ہے اور آج ہماری عید ہے۔''

حضرت مولانا ابراہیم فیضی ہمارے خوش قسمت دوست ہیں کہ ان کی سیرت پر تین کتابوں کو صدارتی ایوارڈ مل چکا ہے اور جس پائے کی یہ کتاب ہے امید ہے اسے بھی صدارتی ایوارڈ ملے گا۔ کیوں نہ ملے کہ مسند امام احمد بن حنبل کی تیس ہزار کے قریب احادیث کی مدد سے یہ کتاب تیار ہوئی ہے اور یقیناً یہ بڑا ہی محنت طلب کام تھا جس کی توفیق حضرتِ مؤلف کو عطا ہوئی۔ اللہ رب العالمین مؤلف کی مساعی کو دنیا و آخرت میں شرفِ قبول و مقبولیت عطا فرمائے۔ اور سید عزیز الرحمٰن صاحب کو اتنی وقیع اور خوبصورت کتاب کو جامہ طباعت و خرقہ اشاعت عطا کرنے پر اجر عطا فرمائے۔ (آمین) کتاب سید صاحب کے ادارے دار العلم والتحقیق برائے اعلیٰ تعلیم و ٹیکنالوجی کے زیر اہتمام طبع ہوئی ہے اور زوار اکیڈمی پبلی کیشنز نے اسے شائع کیا ہے۔ جن کا فون نمبر 36684790 ہے جبکہ پتہ: اے۔۴/۱۷، ناظم آباد نمبر ۴ کراچی درج ہے۔ اس خوبصورت، مجلد، اور اچھے کاغذ پر مطبوعہ کتاب کی قیمت صرف ۴۵۰ روپے ہے۔ لیکن ہمارے پاس اس کتاب کا جو نسخہ ہے اس کی قدر و قیمت اس سے کہیں زیادہ ہے کہ فاضل مؤلف نے اس پیرانہ سالی کے باوجود، عین روزے کی حالت میں بوقت عصر، سورۃ العصر پڑھتے ہوئے دو سو سیڑھیاں اپنے بالا خانے کی اتر اور چڑھ کر ہمیں کتاب بنفس نفیس بمقابل لاء ہاؤس پہنچائی۔ اللہ ان کے اعضاء و قویٰ کو اسی طرح قوی رکھے۔ **وهو القوى العزيز**...... (آمین)

☆......ھر کہ دست از جان بشوید......ھر چہ در دل دارد بگوید......☆